السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل روایت کے بارے میں مفصل ومدلل جامع اور زوروار اور جاندار تحقیق کے لیے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ میرے بے شمار عزیز دوست اور بزرگ اپنے مخصوص نظریہ اور طرز عمل کی وجہ سے میرے ساتھ الجھتے لڑتے بھڑتے، تند وتیز اور معاندانہ رویہ اور سلوک روا رکھتے ہیں: "كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت پیش کرتے ہیں:

(عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: { من صلی خلف الامام   مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ" (موطا امام محمد"

براہ کرم اس روایت کے بارے میں مکمل تحقیق سے بہرہ ور فرمائیں بہت ہی شکر گزار ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو! آمین۔

(براہ کرم اس کا جواب رسالہ "الحدیث" میں شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔) عبداللطیف کھوکھر، راولپنڈی کینٹ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث: "كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ" کے مفہوم والفاظ کے ساتھ مختلف سندوں سے مروی ہے۔ یہ سندیں دو طرح کی ہیں۔

اول: وہ اسانید جن میں کذاب متروک سخت مجروح اور مجہول راوی ہیں مثلاً

(۔ جابر الجعفی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ.....الخ" (سنن ابن ماجہ: 1850

جابر اجعفی: متروک دیکھئے کتاب الکنیٰ والاسماء للامام مسلم (ق 96 کنیۃ: ابو محمد) وکتاب الضعفاء والمتروکین للامام النسائیؒ (98) "وقال الزیلعی وکذبہ ایضا ایوب وزائدۃ" اور اسے ایوب (السختیانی) اور زائدہ نے کذاب کہا ہے (نصب الرایہ 1/345

"۔ "حدیث ابی ہارون العبدي عن ابی سعید الخدري رضی اللہ عنہ   الخ   رواہ ابن عدي في الکامل 2

(ترجمہ اسماعیل بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ، ابوہارون رحمۃ اللہ علیہ متروک ہے۔ دیکھئے کتاب الضعفاء والمترکین للنسائیؒ (1/524746)

(ابوہارون رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں زیلعی حنفی نے حماد بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ "کان کذابا" یعنی وہ کذاب (بڑا جھوٹا) تھا۔ دیکھئے نصب الرایہ (ج4ص 201

"۔ "قال الدارقطنی: ہذا حدیث منکر، وسہل بن العباس متروک 3

اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ متروک وغیرہ سخت مجروح راویوں کی روایت مردود ہوتی ہے۔ مثلاً حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"لان الضعف یتفاوت فمنہ مالا یزول بالمتابعات یعنی لا یؤثر کونہ تابعاً او متبوعاً کروایۃ الکذابین والمتروکین"

کیونکہ ضعف کی قسمیں ہوتی ہیں، بعض ضعف متابعات سے بھی زائل نہیں ہوتے جیسے کذابین ومتروکین کی روایت یہ نہ مؤید ہو سکتی ہے اور نہ تائید میں فائدہ دیتی ہے۔" (اختصار علوم الحدیث ص38 تعریفات اخری للحسن، النوع: 2)

(اس تمہید کے بعد اس روایت "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ" کی ان سندوں پر جامع بحث پیش خدمت ہے جن پر مخالفین قرآءت فاتحہ خلاف الامام کو ناز ہے۔ واللہ ھو الموفق

(۔ محمد بن الحسن الشیبانی: اخبرنا ابو حنیفۃ قال: حدثنا ابو الحسن موسی ابن ابی عائشۃ عن عبداللہ بن شداد بن الہاد عن جابر بن عبداللہ "الخ (موطا الشیبانی ص98 ح 1117

(اس روایت میں عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان "ابو الولید" کا واسطہ ہے۔ دیکھئے کتاب الآثار المنسوب الی قاضی ابی یوسف (113

(وسنن الدار قطنی (1/325ح 1223) وقال: ابوالولید ھذا مجھول) وکتاب القرآءۃ للبیہقی (ص 125ح 314، وص 127، 126 دوسرا نسخہ ح 341، 339

معلوم ہوا کہ یہ روایت ابوالولید (مجہول) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ اس مجہول راوی کو بعض راویوں نے سند میں ذکر نہیں کیا تا ہم یہ معلوم ہے جس نے ذکر کیا، اس کی بات ذکر نہ کرنے والے کی روایت پر مقدم ہوتی ہے۔

اس روایت میں دوسری علت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بذات خود اپنی اس بیان کردہ روایت کو باطل سمجھتے تھے۔ عبدالرحمٰن المقری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"کانَ اَبو حنیفۃ یُحدثنا، فإذا فرغ من الحدیث، قال: «ہذا الذي سمعتم کلہ ریحٌ و باطلٌ"

(ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں حدیثیں سناتے تھے۔ جب حدیث (کی روایت) سے فارغ ہوئے تو فرماتے۔ یہ سب کچھ جو تم نے سنا ہے ہوا اور باطل ہے۔ (کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج 8ص 450 وسندہ صحیح"

ایک دوسری روایت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں تمھیں جو عام حدیثیں بیان کرتا ہوں وہ غلط ہوتی ہیں۔" (العلل الکبیر للترمذی ج 2ص 966 وسندہ صحیح والکامل لابن عدی 7/2473، تاریخ بغداد 13/425)

ایک دوسری روایت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں کے بارے میں فرمایا:

"واللہ ما اَدري لعلہ الباطل الذي لا شک فیہ"

(اللہ کی قسم مجھے (ان کے حق ہونے کا) پتا نہیں ہوسکتا ہے کہ یہ ایسی باطل ہوں جن کے (باطل ہونے میں) کوئی شک نہیں ہے۔" (کتاب المعرفۃ والتاریخ للامام یعقوب بن سفیان الفارسی ج 2ص 782 وسندہ حسن

اور یہ بات عام لوگ بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیان کردہ حدیثوں اور کتابوں کے بارے میں بعد والوں کی بہ نسبت زیادہ جانتے تھے۔ یہ عین ممکن ہے کہ ابوالولید (مجہول) کی وجہ سے امام صاحب نے اپنی روایت کو باطل قرار دیا ہو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

2۔ "احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: "حدثنا اسود بن عامر: اخبرنا حسن بن صالح عن ابی الزبیر عن جابر الخ

(مسند احمد الموسوعۃ الحدیثیۃ 23/12ح 14643)

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے۔

اول: ابوالزبیر المکی مدلس ہیں بلکہ "مشہور بالتدلیس" ہیں۔ (طبقات المدلسین المرتبۃ الثالثۃ 3/101) یہ روایت عن سے ہے۔ اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مدلس کی (غیر صحیحین میں) عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (دیکھئے مقدمۃ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح ص 99، والنخبۃ المحققۃ ص 161)

(دوم: حسن بن صالح اور ابوالزبیر کے درمیان جابر الجعفی (متروک) کا واسطہ ہے۔ دیکھئے مسند احمد (ج 3ص 339ح 14698) والتحقیق فی اختلاف الحدیث لابن الجوزی (1/320ح 527

تنبیہ: یہ بات انتہائی حیران کن ہے کہ ابن الترکمانی حنفی نے ابوالزبیر کی تدلیس کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس ضعیف ومردود روایت کو "وھذا سند صحیح" لکھ دیا ہے۔ (دیکھئے الجوہر النقی (2/159) بحوالہ ابن ابی شیبہ (1/377ح 3802)

(شیخ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل کے ساتھ ابن الترکمانی کا زبردست رد کیا ہے۔ دیکھئے ارواء الغلیل (ج 2ص 270ح 500

(۔ "احمد بن منیع: "حدثنا اسحاق الازرق: ثنا سفیان وشریک عن موسیٰ ابن ابی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عبداللہ بن شداد عن جابر رضی اللہ عنہ الخ" (اتحاف الخیرۃ المہرۃ للبوصیری 2/225ح 31567

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے۔

اول: سفیان ثوری مدلس ہیں (عمدۃ القاری للعینی 3/112) باب الوضوء من غیر حدث والجوہر النقی (8/262) نیز دیکھئے الحدیث: 1ص 29، 28 اور یہ روایت عن سے ہے۔ شریک القاضی بھی مدلس ہیں (طبقات المدلسین 56/2، جامع التحصیل للعلائی ص 107 والمدلسین لابی زرعہ بن العراقی: 28 والمدلسین للسیوطی: 24 والمدلسین للحلبی ص 33) اور یہ روایت عن سے ہے۔

دوم: سابقہ صفحے پر یہ گزر چکا ہے کہ عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالی عنہ اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ کے درمیان ابوالولید (مجہول) کا واسطہ ہے۔

نتیجۃ البحث: یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہذا شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا اسے "حسن" (ارواء الغلیل 2/268) اور الموسوعۃ الحدیثیہ کے محشی کا "حسن بطرقہ وشواہدہ" کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے معلول (التلخیص الحبیر 2/232ح 345) اور قرطبی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (تفسیر قرطبی 1/122 الباب الثانی فی نزولہا واحکامہا ای سورۃ الفاتحۃ

فائدہ: ہمارے شیخ امام ابومحمد بدیع الدین لراشدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تصنیف پر

"اظہار البراۃ عن حدیث: "کانَ لہُ إمامٌ فقِراءۃُ الإمامِ لہُ قِراءۃٌ"

(مستقل کتاب لکھی ہے۔ والحمد للہ۔ (6/محرم 1426ھ) (الحدیث: 11

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ326

محدث فتویٰ